شام جھانکتی ہوئی

ذوالکفل بخاری*

پہر پہر روزنوں کی اوٹ سے تمام دن
شام جھانکتی ہوئی
فصیل و بامِ شہرِ شب کو روندتی پھلانگتی
شام جھانکتی ہوئی
لہر لہر تیرگی میں ڈوبتی چلی گئی
ابھر کے موج ہو گئی
دبک کے برف بن گئی
بہی تو حرف بن گئی
شام جھانکتی ہوئی
پسِ نقابِ شام سب ستارگاں شریر سے
کچھ پناہ گیر سے
تیرہ تار آنگنوں میں
جھانکنے کی کوششوں میں
فرطِ اضطراب سے
ساغرِ حجاب سے

یک بیک چھلک پڑے
ٹوٹ کر بکھر گئے
تو آنگنوں کے آس پاس
اَن کہی کہانیوں کے
بے شمار سایہ دار سے شجر
پھیلتے چلے گئے
شام پھیلتی گئی
کہانیوں کے سائے میں
غنودگی کے جگنوؤں کی آب و تاب کھو گئی
تو سائے گہرے ہو گئے
جھانکیوں کی گودیوں میں جھوٹ موٹ سو گئے
جھانکیاں جوان ہیں
کہانیاں جوان ہیں
سائے بھی جوان ہیں
شام بھی جوان ہے
شام جھانکتی ہوئی

* استاذ مرکز اللغۃ الانجلیزیۃ، جامعہ اُم القریٰ، مکہ مکرمہ